محمد اسلم لنا، ایڈیٹر ماہنامہ المذاہب شاہدرہ لاہور

تلاوتِ قرآن مجید باعثِ خیر و برکت ہے

مسلمانوں کے ہاں تلاوتِ کلامِ پاک روح افزا ہے، ایمان افروز ہے، موجبِ اجر و ثواب ہے۔ صبح سویرے تلاوت اور بچوں کے قرآن پڑھنے کی آوازوں کا بلند ہونا مسلمان گھروں کی نشانی ہے۔

لفظ قرآن (سورہ زمر آیت ۲۸) قرأ سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں پڑھنا۔ کلامِ پاک کو قرآن یعنی "پڑھی ہوئی کتاب" اسی معنی میں کہا جاتا ہے۔ چونکہ یہ کتاب بکثرت اور بالخصوص پڑھی جاتی تھی، کثرتِ تلاوت اس کا طرۂ امتیاز بنا تھا اس لیے اللہ کریم نے اس کا نام ہی قرآن رکھا۔ تلاوتِ قرآن مجید کی اہمیت محتاجِ بیان نہیں۔ خود قرآن حکیم میں ہی اس مقدس کتاب کی تلاوت کے احکام، آداب اور اجر و ثواب کا تفصیل سے مذکور ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاوت قرآن مجید کا حکم ہوتا ہے (سورہ کہف آیت ۲۷) چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں تلاوت قرآن بھی کی جاتی تھی (احزاب ۳۴) قرآن مجید خوب صاف صاف، خوش خوانی سے (مزمل ۴) اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھا جانا چاہیے (بنی اسرائیل ۱۰۶) تاکہ سامعین کو ایک ایک لفظ خوب سنائی دے، ان کی سمجھ میں آئے اور وہ بھی لطف اٹھا سکیں۔ قرآن کفار کو بھی پڑھ کر سنایا جاتا تھا۔ (عنکبوت ۵۱) مذکور ہے کہ قرآن شریف سن کر جنوں کو ایمان نصیب ہوا (احقاف ۲۹) قرآن پڑھنے لگیں تو شیطان مردود کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لینی چاہیے۔ (نحل ۹۸)

تلاوتِ کلام پاک موجبِ اجر و ثواب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"بے شک جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے دیا ہے اس میں سے پوشیدہ و علانیہ خرچ کرتے رہتے ہیں وہ ایسی تجارت کی آس لگائے ہوئے ہیں جو کبھی ماند نہ پڑے گی تاکہ ان کو ان کے (اعمال کے) صلے (اللہ تعالیٰ) پورے دے اور اپنے فضل سے ان میں (کچھ) بڑھا بھی دے بے شک وہ بڑا مغفرت کرنے والا ہے بڑا قدردان ہے (فاطر ۲۹۔۳۰ تفسیر ماجدی)

مزید وارد ہے کہ

جب قرآن کریم پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر اور خاموشی سے سننے سے رحمتِ خداوندی حاصل ہوگی (اعراف ۲۰۴)

اللہ اللہ تلاوت قرآن کریم کس قدر بلند و بالا شان والا اور عالی مرتبت عمل ہے کہ اس سے مسلمانوں کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے (انفال ۲) تلاوت کی ہی ایک برکت کا فراوانی ہے۔ تلاوت کے استحسان کا اس سے بڑا ثبوت ممکن ہی نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی ہے کہ

ہم نے قرآن نازل کیا ہے اور اس کی حفاظت بھی ہمارے ہی ذمہ ہے۔ (حجر ۹)

باری تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا معروف انتظام اس طرح فرمایا ہے کہ قرآن کریم باسانی زبانی یاد (حفظ) ہو جاتا ہے۔ ہر ملک قوم نسل اور رنگ کے لوگ اس پاک کتاب کو برضا و رغبت حفظ کر لیتے ہیں۔ کس قدر لطف کی بات ہے کہ قرآن حفظ کرنے والوں کی ایک کثیر تعداد نابینا حضرات پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ امر انسانی محنت یا ذہانت پر منحصر نہیں ہے۔ تاریخ عالم میں یہ شرف کسی بھی کتاب کے حصے میں نہیں آیا۔ ایک چھ سالہ بچہ کا غیر زبان عربی کی اس ضخیم کتاب کو حفظ کر لینا کرامت سے کم نہیں۔ قرآن نورِ الٰہی ہے جو سینوں میں اتر جاتا ہے۔ فرمان

ربانی ہے۔

(ترجمہ) بلکہ یہ قرآن آیتیں ہیں صاف ان لوگوں کے سینوں میں جن کو ملی ہے سمجھ۔"

(عنکبوت ۴۹ مولانا محمود حسنؒ)

اور یہ سب برکت ہے تلاوت کی، عربی قرآن کو معنی بغیر سمجھے پڑھنے کی۔

قرآن خوانی سے پڑھنے اور سننے والوں پر سرور نشاط اور کیف ومستی کا ایک عجیب سماں طاری ہوتا ہے۔ مشہور امریکی مستشرق پروفیسر ہٹی لکھتے ہیں:

"قرآن کے لفظی معنی ہیں تلاوت، تقریر، خطبہ۔ یہ کتاب ایک طاقت ور زندہ آواز ہے۔ زبانی تلاوت کے لیے مخصوص ہے۔ حظ اٹھانے کے لیے اسے اصل زبان میں ہی سننا چاہیے۔ ترجمے میں اس کا قافیہ پن، خوش بیانی، آواز کا زیروبم اور بہاؤ کھو جاتا ہے۔"

(HISTORY OF THE ARABS
BY PROF. PHILIP K. HITTI 1958 P.127)

ہر مسلمان کو تھوڑا بہت قرآن پاک زبانی یاد ہوتا ہے قرآن حفظ ہونے کی بدولت گھروں، مدرسوں اور مسجدوں کے علاوہ سڑکوں، کھیتوں، جنگلوں، کارخانوں، فیکٹریوں، بازاروں، دکانوں، دفتروں، بسوں، ریلوں، فضاؤں، دریاؤں اور سمندروں میں زبانی پڑھا جاتا ہے۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا رقم طراز ہے:

"عام عبادت، درسگاہوں اور دیگر مواقع پر قرآن کا استعمال مثلاً اکثر عیسائی ملکوں میں بائبل کے مطالعہ سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔ اسے بجا طور پر دنیا کی سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب کہا گیا ہے۔"

(انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا مطبوعہ ۱۱-۱۹۱۰
جلد ۱۵ صفحہ ۸۹۸ کالم اول)

پروفیسر ہٹی لکھتے ہیں:

"عہد ساز کتابوں میں سب سے کم عمر ہونے کے باوجود قرآن دنیا بھر میں لکھی جانے والی کتابوں میں سب سے زیادہ پڑھا جاتا ہے کیونکہ عبادت میں استعمال کے علاوہ یہ وہ مقرر درسی کتاب ہے جس سے ہر مسلمان عملی طور پر عربی پڑھنا سیکھتا ہے۔" (ایضاً صفحہ ۱۲۶)

جنوبی افریقہ کے ایک مسیحی مشنری گرہارڈ نہلز نے بائبل اور قرآن کی زبانوں کے ضمن میں لکھا:

"بخلاف عبرانی، آرامی اور یونانی، عربی کے زندہ حال تک بولے جانے میں قرآن کا بڑا ہاتھ ہے۔ ۱۵۰۰ برس پیشتر قوم یہود کے منتشر ہو جانے پر عبرانی زندہ زبان ہونے کی حیثیت سے ختم ہو کے رہ گئی۔ ان دنوں آرامی کہیں بھی نہیں بولی جاتی ہے۔"

(CHRISTIANS ANSWER MUSLIMS
BY GERHARD NEHLS 1980, P.16)

(۷)

قرآن مجید کی یہ عظمت اور لاثانی مرتبہ دشمنان اسلام کو ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ وہ ہمیشہ تلاوت کلام کے خلاف زہر اگلتے اور مسلمانوں کو اسے پڑھنے اور حفظ کرنے سے روکنے کی نامسعود مساعی میں مصروف رہتے ہیں۔ اس ضمن میں عالم عیسائیت کا مشہور ترین مناظر پادری فانڈر رقم طراز ہے:

"محض یہی کافی نہیں کہ ہم اس کی طول طویل عبارت کو حفظ کریں اور ان کا مطلب بالکل نہ سمجھیں۔ ایسا کرنا طوطوں کا کام ہے انسان کی شان کے شایاں نہیں۔ بہت سے مسلمان قرآن کو بلند آواز سے پڑھنے پر قانع ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اس سے ان کے اور ان کے مردوں کے لیے بہت سا ثواب جمع ہو سکتا ہے۔ وہ قرآن کو عربی زبان میں پڑھتے ہیں اگرچہ ان میں کثیر التعداد لوگ ایسے بھی ہیں جو اس قریشی بولی کو بالکل نہیں سمجھتے۔ جو کتاب خدا کی طرف سے آنے کا دعویٰ کرے اس کو اس طرح سے استعمال کرنا درست نہیں ہے۔ ایسا کرنا ویسا ہی نامناسب ہے جیسے کسی کا فرکا اپنی مشعل کو کسی غار میں چھپا دینا اور

راہ دیکھنے میں اس سے مدد نہ لینا۔"

(میزان الحق مصنف پادری سی جی فانڈر ڈی ڈی صفحات ۳۵۰-۳۵۱)

ہم عرض کریں گے کہ اگر "طوطا" بننا ممکن ہوتا تو پادری صاحب اور ان کے جنوا ضرور ٹیں ٹیں کرتے پھرتے اور بائبل کی طویل طویل عبارات کو حفظ کرنے میں مسلمانوں سے ہرگز ہرگز پیچھے نہ رہتے۔ مگر جب ہاتھ نہ پہنچے تھو کوڑی والا معاملہ ہے

ع دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

اگر مسلمان قرآن کو عربی زبان میں پڑھتے ہیں اور اس قریشی بولی کو بالکل نہیں سمجھتے تو بھی اس سے ان کی عاقبت سنورتی ہے۔ عبادات ہو جاتی ہیں۔

"مسیح میں خزانے بھرنے والے پادری صاحب کیا جانیں کہ "قرآن کی قریشی بولی" بیس کروڑ عربوں کی مادری زبان ہے۔ عرب دنیا میں ہر جگہ بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ چودہ سو برس بعد بھی برابر زندہ و پائندہ ہے

کثیر التعداد مسلمانوں کو "قریشی بولی" نہ سمجھنے کا طعنہ دینے والے پادری صاحب کیا یہ بتا سکیں گے کہ (عوام کا تو ذکر ہی کیا) عیسائی علماء بائبل کو اس کی اصل زبانوں میں بھی پڑھتے ہیں اور سمجھتے ہیں؟ جواب یقیناً نفی میں ہے بلکہ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ کوئی بڑے سے بڑا محقق بھی ان مردہ زبانوں کو صحیح طور پر سمجھنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ ہر بائبل کے مترجمین اپنی اپنی ڈفلی پر اپنا اپنا راگ الاپتے ہیں۔ مسلمانوں کی "مشعل" گھر گھر میں پڑی ہے جبکہ پادری لوگوں کی "مشعل" غاروں کے اندر مرتبانوں میں محفوظ ہے یا قبرستانوں میں مردوں کے ساتھ مدفون ہے یا یونیورسٹیوں اور عجائب گھروں کی زینت ہے۔

(۳)

اخبار تو اخبار سہی "اہل الذکر والقرآن" ہونے کے دعویدار بھی دشمنانِ اسلام کے پہلو بہ پہلو کھڑے نظر آتے ہیں۔ ماہنامہ "بلاغ القرآن" لاہور بابت اکتوبر ۸۹ء، تلاوت کلام پاک کی مخالفت میں رقم طراز ہے:

"قرآن مجید میں اشارہ تک نہیں تھا کہ قرآن مجید کو محض پڑھ لینے سے "ثواب" ملتا ہے۔۔۔۔ یاد رکھیے کہ قرآن مجید کے محض پڑھ لینے سے کوئی ثواب نہیں ملتا۔" (ص۔) تشابہت قلوبھم (بقرہ ۱۱۸) کے مصداق ان کے دل بے بصیرتی اور ناحق شناسی میں کافروں سے ملتے ہیں اور ان کے نظریات بھی دشمنوں والے ہیں۔

یہ لوگ اسلام کے کٹر مخالفین کی تقلید میں تلاوت کلام پاک کی مخالفت پر کمربستہ ہیں: "محض پڑھنے کے حق میں انہیں قرآن میں اشارہ تک بھی نہیں ملتا ہے۔" قرآن سمجھنا تو بڑی بات ٹھہری۔ ہماری وضاحت کی روشنی میں یوں محسوس ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو یہ پاک کتاب کبھی کھول کر دیکھنی بھی نصیب نہیں ہوئی۔ اسے سمجھنا انہیں کا نصیب کہاں؟ اگر "اہل الذکر والقرآن" یہ ہیں تو اہل کفر والحاد کون ہوتے ہیں؟ خدا معلوم یہ لوگ کدھر کے "اہل الذکر والقرآن" ہیں؟ اور ان کے اور غیر مسلموں کے درمیان فرق اور فاصلہ کیا ہے؟ کیا صرف "اہل الذکر والقرآن" کے لیبل کا؟ العیاذ باللہ۔

مذکورہ گزارشات کا مطلب تلاوت کلام پاک کی اہمیت و ثواب جتانا ہے۔ ہم یہ بالکل نہیں کہہ رہے کہ قرآن سمجھا نہ جائے یا اس پر عمل نہ کیا جائے۔ اگر دنیاوی علوم و فنون سیکھنے کے لیے بھاری رقوم خرچ کر کے دس دس بیس بیس برس تعلیم حاصل کی جا سکتی ہے، گھر بار سے ہزاروں میل دور درسگاہوں میں مغز کھپائی کر سکتے ہیں، فیکٹریوں میں دھکے کھا سکتے ہیں تو قرآن مجید کا ترجمہ اور معانی سمجھنے کے لیے بھی مطلوبہ وقت ضرور نکالا جا سکتا ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

بقیہ: دینی تعلیم اور مدارس کی اہمیت

یہ ایک حصار ہے۔ اس میں بیٹھ کر آپ قرآن شریف پڑھیے مسجد بنائیے، نماز پڑھیے خدانخواستہ یہ ٹوٹ گئی تو خدا ہمیں اس دن کے لیے زندہ نہ رکھے۔ جب یہ مسئلہ چار دیواری کے اندر آ جائے اور مدارس و مساجد سب خطرے میں پڑ جائیں۔